1346ھ/1927ء میں ردِ وہابیت پر معرکہ آرا علمی تصنیف

تصحیح شدہ ایڈیشن

ردِ وہابیت



تصنیف
حضرت علامہ
خواجہ محمد حسن جان فاروقی
مجددی سرہندی

ترجمہ
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد عبدالستار سعیدی

مکتبہ فکرِ رضا کراچی

الاصول الاربعة فی تردید الوھابیّة

کا سلیس اردو ترجمہ

ردِّ وہابیّت

تصنیف:

حضرت علامہ خواجہ محمد حسن جان فاروقی مجددی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ:

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ

ناشر
مکتبہ فکر رضا کراچی، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نام کتاب: الاصول الاربعۃ فی تردید الوہابیۃ

مصنف: حضرت علامہ خواجہ محمد حسن جان فاروقی مجددی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: ردِ وہابیت

مترجم: جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا الحاج حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ

محرک: مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اشاعت: اکتوبر 2011ء ذالقعد 1432ھ

صفحات: 308

تعداد: 1100

قیمت: 260

ناشر

مکتبہ فکر رضا کراچی پاکستان

فہرست مضامین

اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر یہ کہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے پیروکار ہیں اب سوال یہ ہوگا کہ کیا تمہیں حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی؟ اوران کی احادیث شریفہ کو خود سنا ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اپنی صحابیت کا ثبوت پیش کرو اور اگر نہیں تو پھر تمہارے پاس یہ احادیث کس نے پہنچائیں؟ اگر کہیں کہ مصنفین صحاح ستہ وغیرہ نے ہم تک یہ احادیث پہنچائیں۔ تو ان سے یہ پوچھا جائے گا کہ جن راویوں سے ان مصنفین صحاح ستہ نے یہ احادیث کریمہ نقل کی ہیں وہ ثقہ معتمد ہیں یا نہیں ؟ بصورت ثانی ان پر عمل کرنا خطا ہے اور بصورت اول ان کا ثقہ ہونا کس دلیل سے ثابت ہے؟ اگر یہ کہیں کہ بزرگان دین مثلاً امام بخاری مسلم، ابن جوزی، ترمذی، یحییٰ بن معین، حاکم اور علامہ سیوطی وغیرہ کا انہیں ثقہ لکھنا ہی ان کا ثقہ ہونے کی واضح دلیل ہے تو ہم کہیں گے کہ الحمدللہ چشم ماروشن دل ماشاد یہی تو تقلید شخصی ہے۔ کیونکہ تقلید کہتے ہیں کسی شخص کے قول کو بلا مطالبہ دلیل قبول کرنے کو مگر افسوس تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کی پیدا کردہ آفت تمہارے سامنے آگئی کہ تقلید تو کفر و شرک اور بدعت ہے اس کا کیا علاج ہوگا۔

(اے بادصبا ایں ہمہ آوردۂ تست)

افتراقِ اُمت

حدیث نمبر ا

امتِ محمدیہ کا ۷۳ فرقوں میں بٹنا:

اب ہم تین نہایت ہی اہم احادیث کے ذکر پر رسالہ کا اختتام کرتے ہیں۔

ا۔ افتراق امت کے بارے میں صحیح ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ میری امت پر بعینہ ایسے حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے۔ جس طرح جوتی کی جوتی سے برابری ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے ان میں سے اپنی ماں سے اعلانیہ طور پر زناء کیا تو میری امت میں بھی کوئی ایسا ہوگا جو یہ کام کرے گا۔۔ بے شک بنی اسرائیل بہتر (۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر (۷) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے صرف ایک جنتی ہوگا باقی سب دوزخی ہوں گے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ ایک جنتی کونسا ہے؟ تو فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

۲-۷۲ فرقے دوزخی اور ایک جنتی ہوگا، اور وہ جماعت ہے:

روایت احمد وابوداؤد میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بہتر (۷۲) فرقے دوزخی اور ایک جنتی ہوگا اور وہ جماعت (بڑا گروہ) ہے اور میری امت سے بعض ایسی قومیں نکلیں گی جن میں بدعات ایسے سرایت کریں گی جیسے کتے کا زہر کاٹے ہوئے میں اثر کرتا ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ بغیر اثر کے نہیں رہتا۔ بہتر (۲) فرقوں کے دوزخی ہونے کے متعلق یہ حدیث اس صالح الفطرت رسول اللہ ﷺ کی ہے جس کے کلام کی شان پر یہ آیت کریمہ شاہد ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ	(اور کوئی بات اپنی خواہش سے
هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى - پ ۲۷	نہیں کرتے جب تک وحی نہیں
سورۃ النجم آیت ۳،۴	آتی)

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ بہتر فرقے امت دعوت میں ہیں یا امت اجابت میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ امت اجابت میں یہ فرقے ہوں گے۔ کیونکہ حدیث مذکورہ بالا میں امتی کا لفظ مکرر آیا ہے اور وہ گمراہ فرقے جو اہل قبلہ نہیں ہیں انہیں حضور علیہ السلام کی امت نہیں کہا جاتا جبکہ علماء کلام نے ان بہتر (۲) فرقوں کو اہل قبلہ سے شمار کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہی ہیں جو مقلدین مذاہب اربعہ ہیں۔

۳- جماعت سے مراد اہل سنت وجماعت ہے:

ایک نہایت ہی عظیم اور پیچیدہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ بہتر (۳) فرقوں میں ہر فرقہ اس حدیث کو قبول کرتا ہے اور خود کو فرقہ ناجیہ اور حدیث ما انا علیہ واصحابی (جس پر میں میرے صحابہ ہیں) کا مصداق قرار دیتا ہے۔ اب کون ایسا امین وحکم ہو جو اس بات کا فیصلہ کرے کہ ان فرقوں میں سے نجات پانیوالا کونسا فرقہ ہے؟ اور اگر کوئی فیصلہ کرے گا بھی تو کوئی فرقہ بھی اپنے مقصود کے خلاف اس کے فیصلہ کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ لہٰذا ہم اہل سنت وجماعت نے اس کا کوئی علاج نہ جانتے ہوئے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عاجزانہ گزارش کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ خود ہی اس بارے میں فیصلہ فرمادیں تو بفضل اللہ تعالیٰ ہم نے دیکھا کہ اس حدیث کے اس جملہ میں اس کا جواب موجود ہے کہ هِيَ الْجَمَاعَةُ (وہ جماعت ہے) جیسا کہ روایت ابوداؤد میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور لفظ جماعت اہلسنت وجماعت کے نام میں موجود ہے۔

۴- افراد اہلسنت وجماعت کی کثرت واضح ہے اور اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست کرم ہے:

اور جماعت سے مراد کثرت افراد ہے اور باقی فرقوں کی بنسبت افراد اہلسنت وجماعت کی کثرت واضح ہے اگر کسی کو یقین نہ آئے تو حکام وقت دنیا کی جو مردم شماری کرتے ہیں اس کو پیش نظر رکھے تو فیصلہ ہوجائے گا بلکہ مقلدین مذاہب

اربعہ یعنی اہلسنت وجماعت کے افراد کا مقابلہ اگر باقی تمام فرقوں کے مجموعہ سے کیا جائے تو بھی افراد اہلسنت کی تعداد کہیں زیادہ ہوگی۔

اگر کوئی یہ کہے حدیث پاک میں آنے والے لفظ جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو راہ راست پر ہوں چاہے افراد کم ہی ہوں جیسا کہ بعض محرومین کا خیال ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس کے متعلق بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے فیصلہ کروا لیتے ہیں ایک حدیث میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جماعت سے مراد کثرت افراد ہے حدیث پاک یہ ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یقیناً میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں ہونے دے گا یا یہ فرمایا کہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست کرم ہے اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرے گا۔ (ترمذی)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت گمراہی پہ جمع نہ ہونے دے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرمادیا (طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو جماعت سے علیحدہ ہوا اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا (بخاری)

اگر کوئی یہ کہے کہ ان احادیث شریفہ میں اجتماع امت اور جماعت کا لفظ تو آیا ہے مگر یہ تصریح نہیں ہوئی کہ جماعت سے مراد کثرت افراد ہے تو ہم کہتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سواد اعظم یعنی بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو الگ رہا وہ الگ ہی آگ میں ڈالا جائے گا۔

(ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بھیڑیا بکریوں میں اس بکری کو پکڑتا ہے جو علیحدہ اور کنارے والی ہوا۔ لہذا چھوٹے چھوٹے گروہوں سے بچو اور جماعت مسلمین وعامۃ الناس کی پیروی تم پر لازم ہے (رواہ احمد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو جماعت سے بالشت بھر ہٹا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی (ابوداؤد) مشکوۃ)

نوٹ:۔

لفظ سواد اعظم (بڑا گروہ) اور لفظ عامہ جو کہ ان احادیث مذکورہ میں ہے کثرت افراد پر تصریح ہے اور کثرت افراد غیر مقلدین و دیگر فرقوں کے مقابلہ میں اہل سنت وجماعت میں ہے لہذا ثابت ہوگیا کہ فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت ہی ہیں۔

حدیث نمبر (۲)

اسلام غریب ہو کر آیا
اور غریب ہو کر لوٹے گا

۲۔ دوسری حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَّ (یقیناً دین غریب ہی شروع ہوا،
سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَاَ اور جیسا شروع ہوا ویسا ہی لوٹے
فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ۔ گا لہذا غرباء کو خوشخبری ہو۔

(ترمذی باب ماجاء ان الاسلام بداء غریبا)

لفظ غریب کا اطلاق اصطلاح عرب میں مسافر، تنہا پر ہوتا ہے یعنی اسلام ابتداء میں ضعیف تھا۔ پھر ترقی کر کے عروج و کمال پر پہنچا اور اب اس دور میں روبہ تنزل ہے اور روز بروز ضعف بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ صفت اس دور میں سوائے اہل سنت وجماعت کے اہل قبلہ فرقوں میں سے کسی فرقہ میں موجود نہیں جیسا کہ ہر ذی شعور و صاحب عقل مشاہدہ کر رہا ہے کہ گمراہ فرقے مثلاً شیعہ، خارجیہ، وہابیہ، نیچریہ اور مرزائیہ وغیرہ اسی زمانہ میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں اگر کسی کو شک ہو تو گزشتہ دس سال کی مردم شماری کا تقابل موجودہ وقت سے کر کے دیکھ لے کہ باطل فرقوں میں سال بسال کس قدر اضافہ و ترقی ہوئی اور یہ زیادتی کہاں سے آئی اور اہلسنت

و جماعت سے کتنے افراد کم ہو گئے اور عوام کے اہلسنت و جماعت سے نکلنے کی وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے فرقوں میں اکثر محرمات شرعیہ کی پابندی نہیں ہے ہر مطلق العنان اپنے وقت کا مجتہد بنا بیٹھا ہے اور جو کچھ دل میں آتا ہے کہہ دیتا ہے چونکہ اس دور میں سرکش نفوس تقلید و شرعی پابندی سے انکاری ہیں لہذا تقلید کی رسی اپنی گردن سے اتار کر بد مذہبی اختیار کرتے ہیں اور اپنی خواہشات نفسانیہ کے مطابق داد نفس پروری دیتے ہوئے عمر گزار دیتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام حقیقی اسی جماعت اہل سنت کا نام ہے، جو کہ مقلدین مذاہب اربعہ ہیں بلکہ اسلام تو نام ہی اس جماعت اہل سنت کا ہے کہ اس نے غربت سے ترقی و عروج حاصل کیا پھر ترقی سے روبہ غربت ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اگر کوئی یہ کہے کہ حدیث شریف میں لفظ اسلام ہے اور اسلام کفر کے مقابلہ میں مستعمل ہوتا ہے لہذا حدیث کا معنی یہ ہوا کہ اسلامی حکومت و اقتدار ضعف سے ترقی اور پھر ترقی سے ضعف کی طرف رجوع کرے گا۔ تو میں کہوں گا کہ اسلامی حکومتوں کے حاکم جو ہوئے ہیں کیا وہ وہابی، مرزائی، غیر مقلد، نیچری یا نجدی تھے۔

وہ بھی تو مقلدین مذاہب میں سے تھے لہذا ان کا کفار کے مقابلہ میں ضعف جماعت مقلدین ہی کا ضعف ہوا۔